ملاحظہ: اس مقصد کے واضح یا پیشِ نظر ہونے کے بعد اگر ایسی قربانی کو وقف قربانی کہا جائے تو یہ محض لفظی تسامح شمار ہوگا، ایسی وقف قربانی جائز ہوگی۔

''فتاویٰ ہندیہ'' (ج:۲،ص:۳۶۱، کتاب الوقف، طبع: ماجدیۃ) میں ہے:

''رجل وقف بقرة على أن ما يخرج من لبنها وسمنها وشيرازها يعطى أبناء السبيل إن كان ذلك في موضع تعارفوا ذلك جاز كما يجوز ماء السقاية، كذا في الظهيرية.''

''فتاویٰ شامی'' میں ہے:

''وقف كل (منقول) قصدا (فيه تعامل) للناس (كفأس وقدوم). (قوله: كل منقول قصدا) إما تبعا للعقار فهو جائز بلاخلاف عندهما كما مر لا خلاف في صحة وقف السلاح والكراع أي الخيل للآثار المشهورة، والخلاف فيما سوى ذٰلك، فعند أبي يوسف لا يجوز وعند محمد يجوز ما فيه تعامل من المنقولات واختارهٗ أكثر فقهاء الأمصار كما في الهداية وهو الصحيح كما في الإسعاف، وهو قول أكثر المشايخ كما في الظهيرية؛ لأن القياس قد يترك بالتعامل.'' (ج:٤، ص: ٣٦٣، طبع : ايچ ايم سعيد)

ملاحظہ: قربانی کی نیت سے جانور وقف کرنے کا مطلب گوشت کو صدقہ کرنا ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

فتویٰ نمبر: 6279/1441 — دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

مارخور کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

سوال

کیا مارخور کی قربانی جائز ہے؟

جواب

پالتو حلال جانور سے قربانی کرنا جائز ہے، جنگلی جانور سے قربانی کرنا جائز نہیں، مارخور جنگلی جانور ہے، اس لیے اس سے قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''وإن ضحى بظبية وحشية أنست أو ببقرة وحشية أنست لم تجز.''

(الفتاوى الهندية، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب: ٩٧/ ٥، ط: رشيدية)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 3288/1441 — دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....